Pharmaceutical Review
ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

اداریہ

تاریخ:25مارچ،2016

ماہرین ادویات کی ناقص نمائندگی اور پیشہ ورانہ بدحالی کی وجوہات واسباب۔

اللہ کی بنائی ہوئی کائنات میں آپکو کہیں جھول نہیں ملے گا۔اسی طرح دنیا میں سیاسی حکومتیں، پیشہ ورانہ تنظیمیں اور کاروباری ادارے بھی کسی نہ کسی اصول اور قانون کے پابند ہیں۔ورنہ یقیناً نظام بگڑتے ہیں۔انارکی پھیلتی ہے۔فتنہ وفساد جنم لیتے ہیں۔چنانچہ پیشہ فارمیسی کے ساتھ بھی آج یہی کچھ ہورہا ہے۔پاکستان فارماسسٹ اسوسی ایشن PPA کے مرکزی صدر جناب قلب حسن رضوی نے جب 19th بین الاقوامی ادویاتی کانفرنس مورخہ 24-21اپریل،2016 بمقام پرل کانٹی نینٹل ہوٹل Pearl Continental Hotel لاہور کے حوالے سے اصول وقانون کی بات کی۔تو PPA پر گذشتہ تین دہائیوں سے مسلط پروفیشنل گروپ کے کچھ بد دیانت افراد نے انہیں مکھن کے بال کی طرح نکال باہر کرنے کا انتظام کرلیا۔PPA پنجاب کے صدر، جو ماشاءاللہ (نظر نہ لگے) پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ ادویات کے نگران بھی ہیں، نے اس نیک کام کے درپردہ، اپنے گروہ کے شیطانی مقاصد کے حصول کیلئے اپنی خدمات پیش کردیں۔چنانچہ اب کانفرنس PPA مرکز نہیں، بلکہ پنجاب منعقد کریگی۔مگر یہاں بھی انسانیت جاگ گئی، حق اور سچ چیخ پڑا۔کابینہ کے ایک محترم رکن نے قانونی انتخابی دورانیہ Legitimated Electoral Tenure کے 7مارچ،2016 سے ختم ہوجانے کیوجہ سے اس فیصلے کی مخالفت کردی۔پھر جناب موصوف صدر صاحب نے ایک اور قدم اٹھایا، اپنے صوبائی سیکرٹری نشرواشاعت Media Advisor کو اسکے منصب سے اپنے حکومتی آقاؤں کے کہنے پر فارغ Dismiss کردیا۔جنہیں پھر ایک اور سرکاری ملازم بہلا، پھسلا اور منا کر جناب صدر صاحب کے دفتر لائے۔فوٹوسیشن ہوا۔تجدید نکاح کی طرح تعلقات بحال ہوئے۔مگر کچھ دنوں بعد جناب میڈیا ایڈوائیزر نے ہنسی خوشی اپنے عہدے سے دستبرداری کا اعلان کردیا۔چنانچہ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ PPA کے دستور Article of Association کی کونسی شق کے تحت میڈیا ایڈوائزر کو فارغ کیا گیا تھا۔پھر کونسی دفعہ کے تحت دستبرداری کا اعلان ہوا۔PPA ایک ادارہ ہے، یہ کسی کے والد محترم کی جاگیر نہیں۔نہ کوئی اسے اپنی ذاتی وشخصی ادویات کی کمپنی بنا اور چلا سکتا ہے۔جس کا جب چاہا گیٹ بند کردیا۔انہوں نے ہمارے دستور کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں۔اصول وقانون کو کھلواڑ بنایا ہوا ہے۔چنانچہ جس بد دیانت وبدعنوان گروہ کے اپنے اندر استحکام، یکجہتی اور یکسوئی نہ ہو۔ہو بھلا پیشہ فارمیسی کے حقوق کے لئے قربانیاں دینگے۔

اسکے علاوہ، اب یہ حقیقت بھی طشت از بام ہوچکی کہ پروفیشنل گروپ کی موجودہ مغوی کابینہ حکومت پنجاب کی سرکاری PPA ہے۔جس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس کئی دلیلیں ہیں۔ایک باران کے سرکردہ نمائندہ اور سابق چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب نے، پیشہ فارمیسی کے حقوق کیلئے منعقدہ احتجاج کو یہ کہتے ہوئے سبوتاژ کر دیا تھا کہ آپ حکومت نہیں بلکہ PPA کے خلاف جدوجہد کررہے ہیں۔چنانچہ انکی نمائندگی افغانستان کے صدر حامد کرزئی کی طرح ہے، جو اپنے بیان بھی ناٹو فورسز سے پوچھ کر جاری کرتے ہیں۔یہ لوگ، جناب پرویز مشرف صاحب کی طرح اپنے اقتدار وصدارت کے تحفظ وطولت کے لئے لال مسجد کو جامعہ حفصہ کی بے قصور طالبات کے خون سے لال کرجائنگے۔معصوم افغانیوں کو، جنہیں شائد صحیح طرح سے لفظ "امریکہ" بولنا بھی نہ آتا ہو، کا قتل عام کرجائینگے۔یہ لوگ کبھی PIC کی عظیم فارماسسٹ فریحہ مجید کا ساتھ نہیں دینگے، بلکہ میڈیکل سپرٹنڈنٹ سہیل لقمان کی حمایت کرینگے۔یہ پروفیشنل گروپ سے تعلق رکھتے ہیں، انہوں نے ماہرین ادویات کی واحد تنظیم

PPA کوحکومت پنجاب کا ذیلی ادارہ اور سلطنت رائیونڈ کا پٹوار خانہ بنا کے رکھ دیا ہے۔ یہ لوگ کبھی عافیہ صدیقی، ممتاز قادری، ایمل کانسی اور احمد یوسف رمزی کی بات نہیں کرینگے۔ بلکہ ریمنڈ ڈیوس اور شکیل آفریدی کا تحفظ کرینگے۔ یہ لوگ بنگلہ دیش کی حسینہ واجد کی طرح ہیں، جو اپنی قوم کے محبّ الوطن کو اغیار کی خوشی کے لئے پھانسی تک چڑھا دینگے۔ یہ لوگ مصر کے جنرل ابوالفتح السیسی کی طرح ہیں، جس نے ڈاکٹر محمد مرسی کی منتخب جمہوری حکومت کو ختم کر کے، اپنے ہی ہم وطن اخوان المسلمین کے لوگوں کا قتل عام کیا۔ انکی مرعوبیت اور غلامی کی یہ حالت ہے کہ حقوق نسواں بل کی تو اپنے حکومتی آقاؤں کے ایماء پر، بھرپور حمائت کرینگے۔ مگر ڈرک رول 2007 کے عملی نفاذ کی بات نہیں کرینگے۔ چلو مانا کہ یہ حقوق نسواں کے علمبردار ہیں تو پھر قوم کی بیٹی، ایمانداری و فرض شناسی کی بے مثال داستان رقم کردینی والی فارماسسٹ فریحہ مجید بھی تو خاتون ہیں۔ انکے بددیانتی و کرپشن کے خلاف ڈٹ جانے کے عظیم کارنامے کو خراج تحسین کیوں نہیں پیش کرتے۔ پروفیشنل گروپ کی سرکاری PPA ایسا کبھی نہیں کریگی۔ کیونکہ انکے اپنے ادویات کی فراہمی کے بل PIC میں پھنسے ہوئے ہیں۔ جناب سہیل لقمان صاحب خود نام لے لے کر کہتے ہیں کہ آپ کونسی PPA کی بات کرتے ہیں۔ یہ لوگ تو اسکی مٹھی میں ہیں۔ تو بھلا ایسے حالات میں ماہرین ادویات کی بھرپور نمائندگی، حقوق کے تحفظ اور پیشہ ورانہ ترقی و خوشحالی کا خواب کیسے شرمندہ تعبیر ہوسکتا ہے۔

ڈاکٹر طہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: **رسالہ الادویہ** PHARMACEUTICAL REVIEW,

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmarev.com/